الحمد للہ والمنت کہ خمسہ از تصنیف نظیر اکبرآبادے موسومہ

جوگی نامہ نظیر

بیچ مطبع احمدی واقع دہلی کی باہتمام ظفر علی کی سعی سے طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صفحہ رو پہ تیری خوبی خط کی ہی پھبن ‏ ہی سویدا دل عاشق کا تیرا خال ذقن
رنگ گل دست حنائی کو کہی دیکھہ چمن ‏ ہو رقم کس قلم شوق سی ای غنچہ دہن
اشتیاقے کہ بہ دیدار تو دارد دل من

اب جو ملجای کہین تو یہ ہم آدرسے کہین ‏ کب تلک درد جدائی کو بہلاتی رہین
اتنا بھی بس نہین ای یار کہ ہم مری ہین ‏ دور جب دن سی ہوا تجھہ چمن حسن سے مین
نہ مجھی باغ خوش آتا ہی نہ گلشن نہ چمن

بید مجنون ہین کہ ہین تاک پریشان خاطر ‏ یا ہین خاکستر خاشاک پریشان خاطر
ہم غرض ایسی ہین غمناک پریشان خاطر ‏ چشم نمناک جگر چاک پریشان خاطر
چاک پر چاک گریبان سی لگا تا دامن

جور اور ظلم سی اوسکی نہ کبھی گھبرانا ‏ نہ کبھی شکوہ بیداد زبان پر لانا
کام ہرگز نہ کسی سی نہین آنا جانا ‏ کوئی کچھہ پوچھی تو منہہ دیکھہ کی چپ رہجانا
نہ تکلم نہ اشارت نہ حکایت نہ سخن

یاد اوس شوخ کی کیا کیا ہی ستم لاتی ہی ‏ جان ہچکینی سی تن مین مری گھبراتی ہی
آہ کرتا ہون تو بجلی سی نکل آتی ہے ‏ جب مین روتا ہون تو آنکھون سی برسجاتی ہی
کبھی ساون کی جھڑی اور کبھی بادل کی برن

دشت اور کوہ مین وحشی سا پڑا پھرتا ہون ‏ ہر گھڑی جی سی جناب سیدا پھرتا رہون

مین غرض تجھسی صنم جی سی جدا پھرتا ہون — رات دن ہجر مین جوگی سا بنا پھرتا ہون

بیقراری سی تیری نام کی جپتا سمرن

جور اور ظلم میری دل نی ہزارون سہی ہی — شکوۂ جور بھلا تیرا کہان تک کری
اب تو یہہ حال ہوا ہجر مین ای یار میرے — دوش پر بار الم کانونین غم کی مندرے

اشکون کی تار گلیین پڑے سیلی کی تن

عشق مین جوگی ہوی جیسی ہمین بہایا بہبوت — بیٹھی در پہ تیری اور گردہی بیکا بہبوت
دیکھہ ٹک ان کی کسن پہ مین رنگ لائی بہبوت — پیرہن گیروا اور تن کی اوپر چہائی بہبوت

سر سی لی پاؤن تلک خاک ملی سو سو من

گر در کعبہ پہ پیشانی کو اپنی گھسنا — گاہ مسجد مین پہان مانگتا جاجاکے دعا
انکساری سی کبھی دیر مین ہر دم جانا — دم بدم آہ کی یونگی سی بجانا یہہ صدا

دیکھئی کونسی دن ہر ہمین دینگی درشن

دیکھا جو پیر تمہین تن کی اوپر گل کہائی — اور کپڑی بہی رنگی گیروا تن پر پائی
دیکھہ یہہ حال تعجب سی بشر گہبرائی — کوئی کہتا ہی کہ جوگی جی کدہر سی آئی

سچ کہو کونسی نگری مین تمہارا ہی وطن

یاد کرتی ہو اوسی نام او سیکا لی لی — اور زیبا مین بہت آپ کی تن پر سیلی
واہ جوگی بہی بنی خوب ہو تم البیلی — کونسی پنتہ مین ہو کون گرو کی چیلی

کونسی روپ مین ہو کونسا رکہنی ہو برن

ہمکو جوگی جی بتا دیجی یہ احوال اپنا — تم جو بیراگی بنی اسمین نفع کیا ہی بھلا
اور مرشد سی تمہاری ہی تمہین کیا پونچا — نام کیا جوگ مین ہی تمکو گرو نی بخشا

در بیابان کیا رکھتی ہو کس گیان کا رکھتی ہو چلن

در شہوار جلا کر جو بنائی ہی بھبوت
اور کیون تمکو بتاؤ یہہ خوش آئی ہی بھبوت
عشق مین کسکی یہہ اب تن پہ رمائی ہی بھبوت
کسلئی موہنہ کی اوپر تمنی لگائی ہی بھبوت
کسکی الفت مین یہہ بیراگ کا پہنا ابرن

کسلئی جوگ لیا اور رنگا گیرون کپڑون کو
کس پہ عاشق ہو دیا رنج یہ کسنی تمکو
کیونکر اوقات بسر ہوتی ہی تمہی کہو
کیا عمل کرتی ہو اور کسکی طلب رکھتی ہو
دہونی جل پا ن ہی یا تو نہین گرو کی تلقین

نام پیغمبرون کی کفنی پہ لکہی سارے
اور گریبان پہ ہین نام خدا کی لکہے
تم تو کامل سی نظر آتی ہو اپنی لیکے
ہمنی جوگی تو بہت یونہین ہزارون دیکہے
پر تمہارا تو ہر ایک فن سی نرالا ہی چلن

ہمنی دنیا مین اجی سیکڑون دیکہی جوگی
ہر برن اور ہر اک رنگ نرالی جوگی
پر غرض تمسی نہین دیکہی ہین ہمنی جوگی
تم تو آتی ہو نظر ہمکو نئی سی جوگی
سچ کہو جوگ لیا تمنی یہہ کسکے کارن

کیا ہوا جوگی جی تمکو بہلا ہمسی تو کہو
کیون خجل خوار پڑی پہرتی ہو موہنہ تو کہو
کسلئی وحشی سی پہرتی ہو بتاؤ ہم کو
کسکی ہی یاد تمہین کسکی لئی پہرتی ہو
اب کہین بیٹہو گی یا یونہین پہرو گی بن بن

کسلئی گہر سی تم آئی ہو بہلا اپنی نکل
پہرتی مانند صبا کیون ہو بہ دشت و جنگل
تمسی ایک بات کہون او سیہ اگر کیجی عمل
گر کرو حکم تو بنوا دون تمہارا استہل
شہر مین باغ مین یا بر لب دریا کی چمن

کہان جوگی کی ادا اور کہان عاشق کی یہین

آتش عشق مین جب سی جلایا دل و جان
تب یہہ اکسیر ملی ہمکو تو سنگ اسمین نجان
تو تو عاقل ہی پس اب عقل سی اپنی پہچان
خاک ہی یار کی کوچہ کی بہتر اسکو نجان

ہمنی یہی راکہہ بنالی ہی جلا کر تن من

سرخ انکہونکا جو پوچہی ہی کہ باعث ہی کیا
شوق مے کا نہین کچہہ ذوق نہین افیون کا
قدح بنگ سی نہ عشق سبب نہی ہمکو ہوا
ہی محبت کی دہتوری کا جو انکہونمین نشا

اوسکی گرمی سی ہی رہتی ہی سدا سرخ نین

کوئی مونس ہی نہ غمخوار ہی نہ سنگ نہ ساتہ
رہتا ہون رنج مین مشغول سدا دن اور رات
اب خدا جانی کہ کسطرح کٹی ہی اوقات
اور اسپر تل کی بنائی کبہی تو لی بات

یہہ بکہیڑا وہ کری جسکی کئی ہو کچہہ دہن

عشق جبسی کہ ہوا ہی ہمین اوس چنچل سی
جب سی بیتاب پہرا کرتا ہون اوز جنگل سی
ہمسی بیکل ہی نہین بیٹہتی ایک جا کل سی
ہم فقیرونکو بہلا کام ہی کیا استہل سی

وہ ہی استہل ہی جہان یار کی بیٹہی آسن

خواہش اندر نگرین اور نکسی سی مانگین
تخت اور چتر کی ہی کچہہ نہین پروا ہمکو
گوکل اور متہرا کی رہنی کی نہین حرص ہمین
جا کی جو بین یاد مین اوس شوخ کی جس بستی مین

وہ ہی گوکل ہی ہمین اور وہی بندرابن

جبسی جوگی ہوی ہی اوسکو متاع دل و جان
چہوڑ بیٹہی سبہی آرام کا جو تہا سامان
حاجت تکیہ ہی نہ خواہش بستر نہ مکان
جا پڑی خاک پہ رکہہ سر کی تلی ہاتہہ جہان

ری وہ جگت وہی تیرتہ وہی سنگ آسن

ہی خیال اوس گل رخسار کا ہر شام و پگاہ
باغ و باغیچہ کی ہرگز ہی نہین ہم کو چاہ
چاہ ہی چاہ ذقن کی ہمین درکار ہی چاہ
پہول و پہلواری کی ہی جیسی نہین کچہ پرواہ

جیسی گل کہا کی محبت مین جلایا ہی تن

رہتا ہون مضطر و مغموم مین ہر دم ہر آن
ہوش گم کردہ پہرا کرتا ہون اور بے سامان
باز ظلم ہی اور جور سہی تو حق کرمان
اب تو اس حال کو پہنچا ہون تیری ہجر مین جان

ای گل باغ وفا دلکی چمن کی گلشن

کہین کہتا ہی جو احوال میرا کوئی ذرا
سر کو دہنتا ہی ہر ایک پیر و جوان و لڑکا
گہر مین رہتا ہون تو روتا ہی ہر ایک خویش اپنا
گہر کی باہر جو نکلتا ہون تو مونہہ دیکہہ میرا

دوست کرتی ہین الم سر مین پٹکتی دشمن

ہر شب و روز ہی مجہہ پہ ظلم ہی گردون
دوست روتی ہین میرا دیکہہ کی بخت واژون
ادہر آتا ہون کو ملتی ہین جو گہر جاتا ہون
اور صحرا کو جو جاتا ہون سمجہہ کر مجنون

میری احوال پہ روتی ہین بنی جنگل کے ہرن

خاطر آشفتہ مین پہرتا ہون حزین و دلگیر
عشق مین اوسکی سبہی کہو چکا عزت و توقیر
پہرتا ہون گلیون مین دیوانا سا ہر روز بخیر
کیا لکہون اب تو گذرتی ہی جو کچہہ مجہہ پہ نظیر

دل من داند و من دانم داند دل من

تمام شد
جوگی نامہ
نظیر